⑨⑧⑦

بسم اللہ تعالیٰ

15491/119

درج ذیل کے بارے میں حکم شرعی مطلوب ہے

① امام یقرأ مع جماعۃ کل غداۃ بعد فراغ صلوتہ جاھرا آیۃ الکرسی ... حل ۔ مجوز ذکک قال ۔ مجوز (بحر ۲۰۷/۸ طبع رشیدیہ کوئٹہ) اس عبارت کا کیا مطلب ہے؟

② جن لوگوں کا پیشہ ہی گداگری ہے انکو دینا شرعاً کیسا ہے؟ کوئی دیدے تو گنہگار ہوگا؟ وہ لوگ آسانی سے چھوڑتے بھی نہیں۔

③ لوہا، تانبہ، پیتل وغیرہ کا زیور استعمال کرنا عورت کیلئے کیسا ہے؟ نیز اونچی ایڑھی والا جوتا پہننا یا جوتا زمین پہ لگ کر آواز کرے، اسکا پہننا کیسا ہے؟

بینوا توجروا

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)___ سوال میں کتاب یعنی "البحر الرائق" کی پوری عبارت نقل نہیں کی، لہذا پہلے پوری عبارت نقل کی جائے گی، اس کے بعد اس کا مطلب لکھا جائے گا۔ چنانچہ پوری عبارت اس طرح ہے:

(وفی التتمۃ سئل الخجندی عن إمام یقرأ مع جماعۃ کل غداۃ بعد فراغ صلاتہ جاھراً آیۃ الکرسی (وشھد اللہ) وآخر سورۃ البقرۃ ھل یجوز ذلک؟ قال: یجوز والأفضل الإخفاء)

عبارت کا مطلب یہ ہے کہ فرض نماز کے بعد اگر کوئی امام اور مقتدی بطورِ ورد کے یہ کلمات جہراً پڑھ لیں تو یہ جائز ہے لیکن افضل یہ ہے کہ آہستہ پڑھیں۔ لہذا عبارت کو سیاق وسباق سے ہٹا کر نقل کرنا جس سے مطلقاً جہر کا مفہوم ثابت ہو، درست نہیں۔ نیز مذکورہ چیزیں جہراً پڑھنا افضل بھی نہیں بلکہ آہستہ پڑھنا افضل ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی مشاہدہ ہے کہ نماز سے متصل مذکورہ چیزیں جہراً پڑھنے سے عموماً دوسروں کی نماز اور تلاوت وغیرہ میں خلل ہوتا ہے لہذا جہراً پڑھنے کو معمول بنانے سے اجتناب کرنا چاہیے (کذا فی فتاوی عثمانی: (۱/۱۱۲) وفی عزیز الفتاوی: (۱/۱۲۵))

وفی رد المحتار: (۶/۳۹۸)

(قولہ قیل نعم) ... فقال: وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کرہ

(جاری ہے...)

Scanned by CamScanner

رفع الصوت عند قراءة القرآن والجنازة والزحف والذكر
فما ظنك عند الغناء الذي يسمعونه وَجْدًا ومحبة فانه
مكروه لا أصل له في الدين اهـ

وفي الفتاوى البزازية على الهندية: (٦/٣٧٨)

وفي فتاوى قاضي خان رفع الصوت بالذكر حرام وقد صح
عن ابن مسعود رضي الله عنه أنه سمع قومًا اجتمعوا في
مسجد يهللون ويصلون عليه عليه الصلوة والسلام
جهرًا فراح اليهم فقال ما عهدنا ذلك على عهده عليه
السلام وما أراكم إلا مبتدعين فازال يذكر ذلك حتى أخرجهم
عن المسجد۔

(۲)۔۔۔ اگر یقین یا غالب گمان ہو کہ اس شخص نے مانگنے کو اپنا پیشہ بنایا ہوا ہے جب کہ وہ کمانے پر قادر ہے یا وہ ضرورت مند نہیں ہے تو ایسے شخص کو دینا شرعًا جائز نہیں اور دینے والے کو گناہ ہوگا۔ اور اگر غالب گمان یہ ہو کہ بطور پیشہ کے نہیں مانگ رہا، بلکہ واقعۃً ضرورت مند ہے اور مجبوری سے مانگ رہا ہے تو اس کو دینا شرعًا جائز ہے۔ (ومثله في التبويب: ٦/٩٧٢)

كما في معارف السنن: (٥/٢٥٩)

مسألة: وإذا حرم السوال عليه إذا ملك قوت يومه
يحرم العطاء له إذا علم حاله؟ فذكر في "الاشباه والنظائر" و
"البحر الرائق": أن المعطي يأثم بالاعطاء لمثله، لانه إعانة

(جاری ہے...)

Scanned by CamScanner

على الحرام. وفي شرح "المشارق" للشيخ أكمل الدين: أنه لا يأثم إذا جعله هبة. وبالهبة للغني أو لمن لا يكون محتاجا اليه لا يكون آثما، كما حكاه صاحب "البحر". قال الشيخ: و كان مولانا الشيخ رشيد أحمد الكنكوهي يفتي بالاول. وينبغي أن يفصل في المسألة بأنه لو علم المعطى أن السائل يتخذه عادةً يأثم وإلا فلا إثم عليه۔

وفي مجمع الأنهر: (۳۲۵/۱)

(هو) اى المصرف (الفقير وهو من له شيئ دون نصاب) فيجوز الدفع له، ولو كان صحيحا مكتسبا كما في العناية، وقال الشافعي: لا يجوز دفع الزكوٰة الى الفقير المكتسب، وما في المعراج من إنه لا يطيب الأخذ لأنه لا يلزم من جواز الدفع جواز الأخذ كظن الغني فقيرا ليس بسديد لان في اكثر المحبر جواز اخذها لمن ملك أقل من النصاب كما يجوز دفعها۔

وفي الدر المنتقىٰ في شرح ملتقى الأبحر: (۳۲۵/۱ بيروت)

(هو الفقير) اعلم ان الفقير شرط في جميع الأصناف الا العامل كما سيجيئ، (وهو من له) أدنى (شيئ دون نصاب) أو قدر نصاب غير نام مستغرق في الحاجة، ويجوز الدفع له، ولو كان صحيحا مكتسبا كما في العناية لكن في المعراج انه لا يطيب الأخذ لانه لا يلزم من جواز الدفع جواز الأخذ كظن الغني فقيرا، انتهى۔

(جاری ہے...)

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

(۳)--- سونے اور چاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں کا بنا ہوا زیور استعمال کرنا عورت کے لئے جائز ہے تاہم سونا، چاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں کی بنی ہوئی انگوٹھی پہننے کے بارے میں علماءِ کرام کا اختلاف ہے۔ فقہ حنفی میں سے بعض کتابوں میں حرمت اور بعض میں مطلق کراہت کا (جس کا مصداق کراہت تحریمی یعنی ناجائز ہے) فتوی مذکور ہے۔ لیکن علماءِ متاخرینِ حنفیہ میں سے فقیہ النفس حضرت مولانا مفتی رشید احمد گنگوہیؒ، علماءِ کرام کے درمیان اس مسئلہ کے مختلف فیہا ہونے کی وجہ سے وہ کراہت تنزیہی (یعنی جائز خلاف اُولی) کے قائل ہیں۔

اس تفصیل کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے جواب یہ ہے کہ خواتین سونے، چاندی کے علاوہ انگوٹھی پہننے سے اجتناب کریں۔ لیکن مسئلہ مجتہد فیہا ہے اس وجہ سے اگر کوئی عورت استعمال کرلے تو اس پر نکیر نہ کرنی چاہیئے۔ (ماخذہ فی التبویب ۱۹/۱۵)

نیز عورتوں کیلئے اونچی ایڑی والا جوتا استعمال کرنے کی بھی گنجائش ہے لیکن اگر ہیل کر اس طرح چلے کہ آواز پیدا ہو اور غیر محرم اس کی طرف مائل ہوں، تو یہ درست نہیں۔

دار الافتاء

کما فی إعلاء السنن: (۱۷/۲۸۸)

وفیه ایضا یجوز للنساء لبس انواع الحلی کلها من الذهب والفضة والخاتم والحلقة والسوار والخلخال والطوق والعقد والتعاویذ والقلائد وغیرها، ... وأما التاج، فقال الرافعی قال اصحابنا: ان جرت عادة النساء بلبسه جاز والا حرم، لانه شعار عظماء الروم ... وفی المغنی لابن قدامة: یباح

(جاری ہے ...)

Scanned by CamScanner

للنساء من حلي الذهب والفضة والجواهر كل ما جرت عادتهن
بلبسه كالسوار والخلخال والقرط والخاتم وما يلبسه على
وجوههن وفي اعناقهن وأيديهن وأرجلهن وأذانهن و
غيره، فاما ما لم تجر عادتهن بلبسه كالمنطقة وسبهما من
حلى الرجال فهو حرام۔

وفي الهندية: (٣٣٥/٥ رشيديه كوئٹه)

التختم بالحديد والصفر والنحاس والرصاص مكروه
للرجال والنساء جميعا وأما العقيق ففي التختم به اختلاف
المشايخ وصحيح في الذخيرة انه لا يجوز وقال قاضيخان
الأصح انه يجوز كذا في السراج الوهاج۔

وفي الشامية: (٣٥٩/٦ سعيد)

وفي الجوهرة والتختم بالحديد والصفر والنحاس والرصاص
مكروه للرجال والنساء (قوله جواز الشيب والعقيق
وعمم منلا خسرو) أي عمم جواز التختم بسائر الاحجار
حيث قال بعد كلام فالحاصل: ان التختم بالفضة
حلال للرجال بالحديث وبالذهب والحديد والصفر
حرام عليهم بالحديث وبالحجر حلال .... اقول: لا
يخفى ان النص معلول كما قدمناه ... ولو كان القصر فيها
بالاضافة الى الذهب لزم منها إباحة نحو الصفر والحديد

(جاری ہے ...)

Scanned by CamScanner

مع ان مراد المجتهد عدمها ـــ واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب۔

سہیل انور

دار الإفتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۴ مارچ ۲۰۱۲ء

۱۰ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

Scanned by CamScanner